بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ اگر ایک ملک کی کرنسی کا تبادلہ دوسرے ملک کی کرنسی کے ساتھ ادھار پر کیا جائے تو اس کے جواز کی تین شرائط ہیں (۱) جس مجلس میں سودا ہوا ہے اس میں ایک طرف کی کرنسی پر قبضہ ہو جائے (۲) ادھار کی ایک مدت متعین کی جائے (۳) سودے کے وقت کرنسی کی جو بازاری قیمت ہے بعد میں ادائیگی اسی کے مطابق طے کی جائے، زیادہ قیمت نہ طے کی جائے۔

لہٰذا سوال کی مذکورہ صورتوں میں چونکہ ادھار کی صورت میں بازاری قیمت سے زیادہ قیمت وصول کی جا رہی ہے جو سود کا حیلہ ہے اور بعض صورتوں میں مدت کا عوض وصول کیا جا رہا ہے جو کھلا سود ہے لہٰذا یہ صورتیں اختیار کرنا درست نہیں حرام ہے ان سے بچنا لازم ہے۔

ففی البحوث ص۱۷۱

ولكن جواز هذه النسيئة في تبادل العملات المختلفة يمكن ان يتخذ حيلة لأكل الربوى، مثلاً اذا اراد المقرض ان يطالب بعشر دربيات على المأة المقروضة فانه يبيع مئة روبية نسيئة من الدولارات التي تساوي مئة عشر دربيات۔ وسداً لهذا الباب ينبغي ان يقيد جواز النسيئة في بيع العملات ان يقع على سعر السوق السائد عند العقد۔ والله سبحانه وتعالى اعلم

محمد فرحان فاروق

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳/ج۱/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ

۱۳/۵/۱۴۳۱ھ

۹/۱۲۰۷